فقہ الحدیث

پروفیسر ساجد میر ایم۔اے

قضائے حاجت کے آداب

اسلام ایک مکمل دین ہے جو زندگی کے تمام چھوٹے بڑے امور میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام کا تصور عبادت بڑا وسیع اور جامع ہے۔ اس کے نزدیک صرف نماز روزہ ہی عبادت نہیں بلکہ انسان کا ہر فعل حتیٰ کہ اس کا کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا اور پیشاب پاخانہ حاجات ضروریہ سے فارغ ہونا بھی عبادت میں داخل ہو سکتا ہے بشرطیکہ یہ سب کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ہو۔ ایک مرتبہ کسی کافر نے حضرت سلمانؓ سے بطور طعن و استہزاء کہا:

عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ کہ آپ کے پیغمبر تو آپ لوگوں کو ہر چیز سکھاتے ہیں حتیٰ کہ قضائے حاجت کے آداب بھی۔

سلمانؓ نے اس پر معذرت خواہانہ (APOLOGETIC) انداز اختیار کرنے کی بجائے کہا، اَجَلْ، ہاں کیوں نہ سکھائیں۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ کہ میں تمہارے لیے بمنزلہ والد ہوں کہ تمہیں آداب اور تمہارے فائدے کی چیزیں سکھلاتا ہوں۔

یہ فرما کر آپ نے قضائے حاجت کے مختلف آداب تعلیم فرمائے۔ ان آداب کا بیان ذیل میں کیا گیا ہے۔

---

۱ صحیح مسلم ۲ ابو داؤد

۱۔ بُعد اور پردہ

قضائے حاجت خصوصاً پاخانے کے لیے الگ تھلگ اور باپردہ جگہ تلاش کرنی چاہیے۔ حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے[1]:

كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ کہ جب آپ قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو ایسی جگہ نکل جاتے جہاں کوئی دیکھ نہ سکتا۔

۲۔ مقدس چیزوں سے علیحدگی۔

حدیث[2] میں ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے جاتے تو اپنی انگوٹھی جس پر "محمد رسول اللہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) کے الفاظ کندہ تھے، اتار دیتے۔"

یہ حدیث ضعیف ہے، تاہم علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قضائے حاجت کے وقت حتی الامکان پاکیزہ چیزیں اپنے ساتھ لے جانے سے احتراز افضل ہے۔

۳۔ نرم اور ڈھلوان جگہ کا انتخاب

قضائے حاجت کھلی زمین پر کی جائے تو کوشش کرنا چاہیے کہ زمین نرم اور ڈھلوان ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے[3]:

إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْتَدْ کہ جب تم پیشاب کرو تو نرم جگہ کرو۔

سخت اور غیر ڈھلوان زمین پر سے پیشاب کے چھینٹے اڑ کر کپڑوں اور جسم پر پڑتے ہیں۔ جن سے بچنا ضروری ہے۔ حدیث میں ہے[4]:

آپ کا گزر دو قبروں پر سے ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ مردے عذابِ قبر میں مبتلا ہیں۔ ان میں سے ایک تو چغل خور تھا اور دوسرا كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔

۴۔ سوراخ وغیرہ سے اجتناب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے اندر بنے ہوئے کسی سوراخ میں پیشاب کرنے سے

---

[1] ابو داؤد [2] ایضاً [3] ایضاً [4] صحیحین عن ابن عباس۔

منع کیا ہے۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَالَ فِي الْجُحْرِ[1]

ہو سکتا ہے یہ سوراخ کسی موذی جانور کا ہو جسے پیشاب کی دھار باہر نکلنے پر مجبور کر دے اور وہ غصہ میں پیشاب کرنے والے کو کاٹ لے۔

۵۔ سایہ دار جگہ اور گزرگاہ سے اجتناب

ایسی جگہ پر پیشاب اور پاخانہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے جہاں لوگوں کو اس سے تکلیف اور کراہت کا سامنا کرنا پڑے مثلاً عین راستے میں اور لوگوں کے بیٹھنے اور آرام کرنے کی جگہ پر۔ حدیث میں ہے[2]

اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ کہ لوگوں کی لعنت سے بچو۔

صحابہؓ نے پوچھا، وہ کیسے ؟ فرمایا:۔

اَلَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ ظِلِّهِمْ کہ جو شخص لوگوں کی گزرگاہ یا سایہ دار جگہ میں پاخانہ پیشاب کرکے انہیں تکلیف دے گا۔ لوگ اس پر لعنت بھیجیں گے۔

۶۔ غسل خانے اور پانی میں پیشاب سے احتراز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:[3]

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ کہ کوئی شخص اپنے غسل خانے میں پیشاب کرکے وہیں وضو یا غسل کرنا شروع نہ کر دے اس طرح جی میں (چھینٹوں کا) وسوسہ رہ جاتا ہے۔

البتہ اگر غسل خانہ میں الگ نکاس نالی ہو تو پیشاب کر سکتا ہے[4]

اسی طرح آپ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے:۔

نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ[5]

کیونکہ وہ پانی بہہ کر صاف نہ ہو سکے گا۔ بلکہ طبرانی کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ

نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الْجَارِيْ کہ جاری پانی (جسے لوگ استعمال کریں) میں بھی پیشاب نہ کرنا چاہیے۔

---

[1] نسائی [2] مسلم عن ابی ہریرہ [3] ابو داؤد عن عبد اللہ بن مغفل [4] نیل الاوطار: اذا کان للبول مسلك ینفذ فیه فلا کراهة [5] مسلم عن جابر۔

۷۔ دعا

قضائے حاجت کے مقامات جنوں اور شیطانوں کے مسکن اور ان کی آماجگاہ ہوتے ہیں۔ اس لیے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں:[1]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے جاتے تو پڑھتے: بسم اللہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ اللہ کے نام سے۔ اے اللہ! میں مذکر و مونث شرارتی جنوں سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔

اسی طرح فراغت کے بعد فرماتے[2]

غُفْرَانَکَ اے اللہ (میری زبان کچھ عرصہ مجبوراً تیرے ذکر سے رکی رہی ہے) مجھ سے درگزر فرما۔

یا فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ہر قسم کی تعریف اور شکر اللہ کے لیے ہے کہ اس نے گندگی کو میرے جسم سے خارج کر کے مجھے عافیت و سکون عطا فرمایا

نیز آپ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں پہلے رکھتے اور نکلتے وقت دایاں پہلے نکالتے۔

۸۔ ذکر اور کلام سے پرہیز

قضائے حاجت کرتے وقت بات چیت ناپسندیدہ فعل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[3]

لَا یَخْرُجُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِھِمَا یَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللہَ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِکَ دو مرد (یا عورتیں) اکٹھے قضائے حاجت کو نہ نکلیں کہ ایک دوسرے کے سامنے ننگے ہو کر باتیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اس پر بہت ناراض ہوتا ہے۔

البتہ شدید ضرورت کے وقت بولنا جائز ہے جیسے کوئی نابینا کسی چیز سے ٹکرانے کے قریب ہو تو اسے مطلع کر دیا جائے۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

(باقی بر صفحہ ۱۲)

---

[1] صحیحین [2] ایضاً عن عائشہ [3] ابوداؤد عن ابی سعید